بیان اشتراط عدالت و معنے آں در شہادت رویت ہلال رمضان و عید

سوال (۱۶۲) ہلالِ عید و رمضان کی شہادت کیلئے شاہدوں میں عدل کی ضرورت ہے یا نہیں - اور "عدل کی کیا تعریف ہے" یعنی رویتِ ہلال کے بارہ میں فاسق فاجر یا مستور الحال کی شہادت معتبر ہے یا نہیں - ؟

الجواب - فی الدر المختار للصوم مع علۃ کغیم و غبار خبر عدل او مستور علیٰ ما صححہ البزازی علیٰ خلاف ظاہر الروایۃ لا فاسق اتفاقاً الیٰ قولہ وشرط للفطر مع العلۃ والعدالۃ نصاب الشہادۃ الخ - و فی رد المحتار العدالۃ ملکۃ تحمل علیٰ ملازمۃ التقویٰ والمروۃ والشرط ادناہا وھو ترک الکبائر والاصرار علی الصغائر وما یخل بالمروۃ ج ۲ ص ۱۲۵ - اور یہ شرط خبر واحد میں ہے اور جمع عظیم مفید تواتر میں یہ شرط نہیں - (تتمہ ثالثہ ص ۸۲)

تحقیق اعتبار اختلاف مطالع و مراد حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ در آں باب

سوال (۱۶۳) رویتِ ہلال کے بارے میں کس قدر دور دراز کی خبر ایک شہر سے دوسرے شہر میں مانی جا سکتی ہے - اسمیں کچھ علماء کا اختلاف ہے یا نہیں - اور مذہب حنفیہ میں اس کی بابت مفتی بہ قول کیا ہے -

الجواب - فی الدر المختار و اختلاف المطالع غیر معتبر علیٰ ظاہر المذہب و علیہ اکثر المشائخ و علیہ الفتویٰ - بحر عن الخلاصۃ فیلزم اہل المشرق برویۃ اہل المغرب اذا ثبت عندھم رؤیۃ اولئک بطریق موجب الیٰ قولہ قال الکمال الاخذ بظاہر الروایۃ احوط ج ۲ ص ۱۵۰ و ۱۵۱ - اس سے معلوم ہوا کہ مفتی بہ قول یہی ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں - ۲۵ رمضان ۱۳۳۳ھ (تتمہ ثالثہ ص ۸۲)

ایضاً

سوال (۱۶۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مدرسہ اشرفیہ راندیر کا ایک طالب علم رویت ہلال کی گواہی دور کی قبل عید الضحیٰ کے نامنظور رکھتا ہے - اور موافق ذہن اپنے کے اُس پر دلیل عبارت شامی کی جو کہ ذیل میں لکھی گئی ہے پیش کرتا ہے تو یہ موافق شرع شریف کے ہے یا نہیں یفہم من کلامہم فی کتاب الحج ان اختلاف المطالع فیہ معتبر فلا یلزمھم شئ لو ظہر

انہ رئی فی بلدۃ اخریٰ قبلھم بیوم وھل یقال کذلک فی حق الاضحیۃ لغیر الحجاج لم اراہ والظاہر نعم الخ مختصراً -

الجواب - قیاس تو مقتضی ہے اس کو کہ "اختلاف مطالع معتبر ہو" مگر حنفیہ نے بنا بر قول علیہ السلام "لا نکتب ولا نحسب الحدیث - اس کا اعتبار نہیں کیا کہ خالی حرج و رعایت قواعد ہیئت" سے نہ تھا پس مقتضیٰ حدیث مسطور کا یہ ہے کہ اختلاف مطالع مطلقاً معتبر نہ ہو - نہ قبل وقوع عبادت نہ بعد وقوع عبادت، بلکہ ہر مقام کی رویت ہر مقام کے لئے کافی ہو جائے - چنانچہ قبل وقوع تو کہیں بھی اعتبار نہیں کیا گیا - ہاں بعض مواقع میں جیسے بعض بعض صور حج میں اس کا اعتبار کرنا بظاہر مفہوم ہوتا ہے مگر رائے ناقص میں وہ اعتبار اختلاف مطالع کا نہیں - لاطلاق الحدیث بلکہ عمل اس حدیث پر ہے الصوم یوم تصومون والفطر یوم تفطرون والاضحیٰ یوم تضحون الحدیث او کما قال چنانچہ صاحب ہدایہ نے مسئلہ حج میں اسی کو دلیل ٹھہرایا حیث قال و فی الامر بالاعادۃ حرج اور

علامہ شامی رحمہ اللہ نے ہر چند کہ بناء عدم قبول شہادت کے اعتبار اختلاف مطالع پر ٹھہرائی ہے مگر اس کو کسی نے صراحۃً نقل نہیں فرمایا۔ بلکہ یفہم من کلامہم کہا جس کے معنی یہ ہیں کہ اُن کے کلام سے یہ اعتبار مستخرج ہوتا ہے تو اصل حنفیہ کے نزدیک کل جگہوں میں عدم اعتبار اختلاف مطالع ٹھہرا کما ہو ظاہر من اطلاقاتہم اور استنباط علامہ شامی کا مسئلہ ضحیہ میں اسی بناء پر ہے کہ انھوں نے عدم قبول شہادت کو بعض مسائل حج میں مبنی بر اعتبار اختلاف مطالع ٹھہرایا۔ حالانکہ عند التامل یہ امر غیر صحیح ہے۔ بلکہ بناء اس عدم قبول کی وہی حرج ہے۔ پس جب بناء ہی صحیح نہیں تو مبنیٰ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے خصوصاً جب کہ کتب مذہب کے خلاف ہو۔ پس صورت مسئولہ میں رد شہادت صحیح نہیں۔ واللہ اعلم۔ ۶ ربیع الثانی بروز پنجشنبہ ۱۳۰۵ھ (امداد ص ۱۸۶ ج ۱)

معتبر بودن رویت ہلال از دوربین یا در دریا یا آئینہ وغیرہ	**سوال** (۱۹۱) شخصے در دوربین ماہ ہلال عید الفطر امسال بتاریخ بست ونہم دیدہ است آیا ایں رویت ہلال صحیح باشد یا نہ۔

الجواب۔ دوربین محض آلہ تحدید بصر ست و رویت بصر واقع ست پس حکمش مثل عینک باشد و بریں دیدن رویت کہ مدار وجواب احکام ست صادق ست پس لامحالہ صحیح ومعتبر ومناط احکام باشد البتہ اگر بدلائل فن ایں امر بہ ثبوت پیوندد کہ خاصیت آں دوربین چنیں ست کہ ہلال باوجود تحتِ افق بودن بواسطۂ آں بنظر می آید حتیٰ کہ شمس ہم باوجود عدم طلوع از افق دراں طالع می نماید آرے صحیح ومعتبر نباشد۔ ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۳۳ھ (تتمہ ثالثہ ص ۱۶۰)